# گلی نمبر 24 از حبہ تحریم
## عید اسپیشل

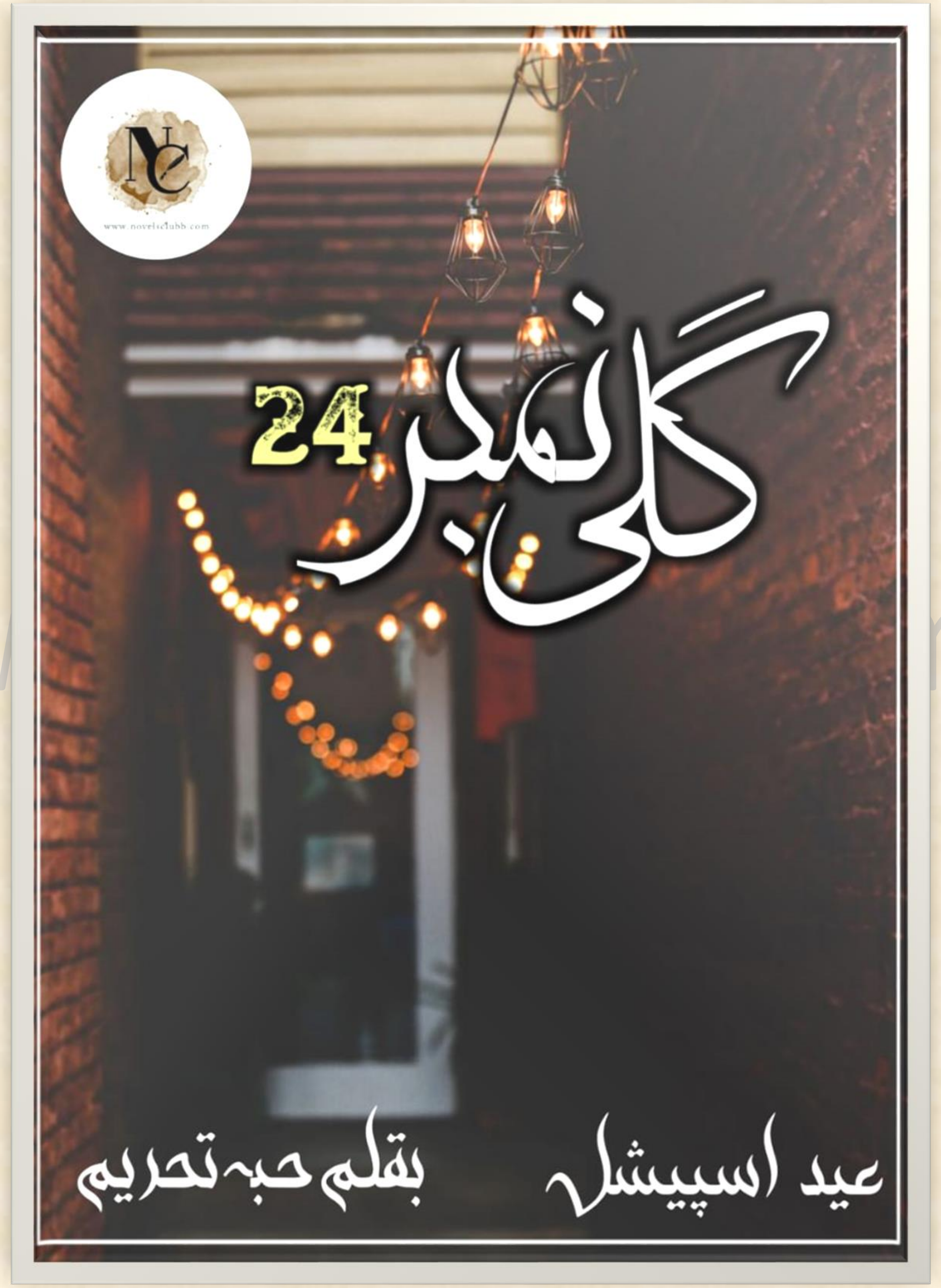

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# گلی نمبر 24

# از حبہ تحریم

ناول: گلی نمبر چوبیس

بقلم: حبہ تحریم

عید سپیشل

www.novelsclubb.com

سورج پوری آب وتاب سے آسمان پہ موجود چاروں جانب یکساں اپنی شعاعیں بکھیر رہا تھا۔ آسمان پانی تو برسا نہیں رہا تھا اس لیے دھوپ نے لوگوں کے جسم سے پسینے کی صورت پانی برسانے کا ٹھیکہ لے لیا تھا۔ اس کڑکتی دھوپ میں دوپہر کے

ایک بجے ہر کوئی اپنے گھروں میں پنکھے کے نیچے بیٹھا تھا۔بس اگر کسی کو سکون نہیں مل رہا تھا تو وہ تھے لاہور کے ایک مڈل کلاس محلے خوشحال پورہ کی گلی نمبر چوبیس کے شاہکار۔اس محلے کا صرف نام ہی خوشحال پورہ تھا کیونکہ یہ شاہکار نہ تو خود خوشحال رہتے نہ ہی محلے والوں کو رہنے دیتے۔

اب بھی گلی میں خوب زور وشور سے کرکٹ کھیلا جارہا تھا۔جس نے آدھے گلی والوں کی جو دوپہر میں سونے کے شوقین تھے نیند حرام کی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور یہ۔۔۔آہل نے چھکا مارا اور۔۔۔۔۔بال اڑتی ہوئی باؤنڈری سے باہر" ۔۔۔۔۔۔لیکن یہ کیا۔۔۔۔۔صارم نے بال کیچ کرلی۔اور اور اور آہ۔۔۔بال ہاتھ سے چھوٹتے ہوئے باؤنڈری کراس کر گئی۔اور سکسر۔۔یاہووو!" کمنٹری کرتے ہوئے داور کا تو سانس ہی پھول گیا تھا۔

جب بھی آہل اور صارم ایک دوسرے کے مدمقابل آتے تھے تو کچھ ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ان کے سامنے تو کرکٹ بھی گرگٹ کا روپ اختیار کر لیتا تھا۔ کھیل لمحوں میں بدلتا تھا۔

بڑا افسوس ہوا یار! نہ کیچ آؤٹ ہوا نہ ڈراپ۔ سیدھا سکسر ہی لگ گیا۔"آہل نے تاسف کا اظہار کرتے ہوئے صارم کو چڑانے کے لیے کہا۔

ہم کرکٹ کھیل رہے ہیں؟ مجھے لگا ہم گرگٹ کھیل رہے ہیں۔ اگر پتہ ہوتا تو" ٹانگ ہی نہ اڑاتا بیچ میں۔"وہ چڑ جاتا وہ بھی آہل سے۔یہ ناممکنات میں سے تھا۔اسی لیے عام سے انداز میں کہا۔

ٹانگ نہیں ہاتھ اڑایا تھا تم نے۔ خیر ہوا تو کچھ نہیں۔اب مجھے ہرانا کوئی آسان کام" تھوڑی ہے۔"وہ فخریہ انداز میں نادیدہ کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے اتنا بھی برا نہیں کھیلتا وہ۔ مت بھولو پوری گلی میں کیا، پورے محلے میں صرف وہی ہے جو تمہیں ہرا دیتا ہے۔" پاس کھڑے داور نے اپنی شامت بلانا چاہی۔

تمہیں کس نے کہا وہ برا کھیلتا ہے؟" آہل نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے" آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔

صارم اسے دیکھ کے مسکرا دیا۔ اسے بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ جب کسی شاہکار کے خلاف کوئی ایک چھوٹی سی بات بھی کہتا تھا تو وہ ایسے ہی آنکھیں چھوٹی کر کے اس سے حساب چکتا کرتا تھا۔ یہاں تو پھر اسکا بیسٹ فرینڈ تھا۔ خود بے شک وہ اپنے بیسٹ فرینڈ کے ساتھ جو بھی کرتا تھا لیکن کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کے داور کچھ وضاحت پیش کرتا کسی نے گلی میں غصے سے داخل ہوتے اسجد کی طرف ان کی توجہ دلائی۔اس نے ایک ہاتھ میں بکرے کی رسی تھامی ہوئی تھی۔اس کے پیچھے ہی احمر بھی آ رہا تھا۔

یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟"آہل نے بھنویں چڑھاتے ہوئے کہا۔"

چلو۔چل کے دیکھتے ہیں۔"صارم کے کہنے پر سب ہی اس کی جانب بڑھے۔داور" بھی جان خلاصی پر شکر کرتا ان کے پیچھے ہی آیا۔

www.novelsclubb.com

اوئے! یہ گلی نمبر چوبیس کا بکرا ہماری گلی میں کرنے کیا آیا ہے؟"اسجد نے" ایک صحت مند بکرے کی رسی پکڑے ہوئے غصے سے کہا۔

تازہ آب و ہوا لینے آیا ہو گا۔تمہاری گلی میں کونسی بکریاں ہیں۔جن کو چھیڑنے آیا" ہو گا۔"آہل نے ڈھٹائی سے کہا۔ٹھیک ہے اس نے رسی کھلی چھوڑ دی تھی لیکن بھلا وہ اپنی غلطی کیوں مانتا۔اسکی غلطی تھی بھی کہاں۔اس نے تھوڑی بکرے سے کہا تھا کہ شریکوں کی گلی میں چلے جاؤ۔

اپنی منحوس گلی میں رکھا کرو اپنا بکرا۔" وہ بھڑکتے ہوئے بولا۔ "

اوئے! ہمارے راج دلارے کو بھی کوئی شوق نہیں ہے تم جیسوں کی گلی میں" آنے کا۔ خبردار جو ہماری گلی کو کچھ کہا۔" اپنی گلی کے خلاف وہ کہاں کچھ سن سکتا تھا۔

ہم جیسوں کا کیا مطلب ہے؟ اور میں تو بولوں گا تمہاری گلی کے خلاف۔ کیا کرو" گے تم ہاں؟" اسجد پھر بولا۔ اب ان کے ارد گرد تقریباً سب ہی اکٹھے ہو گئے تھے۔ ہر کوئی اپنی گلی کی حمایت کر رہا تھا۔

وہی جو تم لوگ ہو اور شرافت سے واپس کر دے ہمارے راج دلارے کو ورنہ" اس عید پہ تیری ہی قربانی کر لینی ہے۔" صارم آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

اچھا۔ اب تو اپنے راج دلارے کو بھول ہی جاؤ۔ یہ تو واپس نہیں ملنے والا۔" اس کو" دیکھتے ہی احمر بھی کود پڑا۔

www.novelsclubb.com

ہم لے کے ہی چھوڑیں گے۔" کہتے ہی آہل اور صارم ان دونوں پہ ٹوٹ پڑے" تھے۔ بس پھر کیا تھا کراٹے ایکسپرٹ صارم کی بدولت احمر کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اب وہ بیٹھا کراہ رہا تھا۔

کوئی شرم، حیا بھی ہے تم لوگوں میں کہ نہیں۔ نہ کسی سونے دیتے ہو، نہ جینے" دیتے ہو۔ اس بیچارے کے دانت ہی توڑ دیے۔" یہ تھے گلی نمبر چوبیس کے سب سے مہربان کریم چچا۔ جن کو یہ شاہکار، غدار کے نام سے بلاتے تھے۔ وجہ صرف ان کی رحمدلی تھی جو گلی نمبر تئیس کے رہائشیوں کے لئے زیادہ ہی جاگ جاتی تھی۔

.................

www.novelsclubb.com

منسا! منسا پتر! کدھر ہے؟" دادی اونچی اونچی آوازیں دیتی منسا کے کمرے تک پہنچ گئی تھیں۔

جی دادی!" اس نے واشروم سے نکلتے ہوئے دادی سے پوچھا۔"

کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔ مجال ہے جو یہ لڑکی پہلی بار میں کچھ سن لے۔" میری دوائیاں ختم ہو گئی ہے۔ تمہارے ماں باپ گھر پہ ہیں نہیں۔ گلی میں کسی سے کہو فارمیسی سے پکڑ لائے۔" دادی نے ہدایات جاری کیں تو وہ جی اچھا کہتی موبائل پکڑ کے واٹس ایپ پر میسج کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ارے! اس نمونے کو کیوں پکڑ لیا ہے؟ جا۔ جا کے آہل یا صارم سے کہہ۔"

"دادی! آہل کو ہی میسج کیا ہے۔ لا رہا ہے وہ۔"

ٹھیک ہے۔ میرے کمرے میں پکڑا جانا۔" دادی کہتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب" بڑھ دیں۔

تھوڑی دیر بعد آہل سیڑھیاں اترتا ہوا آیا۔وہ بھی لاؤنج میں آگئی۔اسے دیکھ کے سلام کیا اور دادی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

یہ لیں دادی آپ کی دوائیاں۔"اس نے دوائیوں کا شاپر دادی کو پکڑایا اور سامنے پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

آگیا میرا بیٹا۔بہت شکریہ۔ارے منسا! پانی لے کر آ آہل کے لیے۔اور ویسے تو" نے گھنٹی نہیں بجائی تھی؟ مجھے آواز تو نہیں آئی۔"دادی نے منسا کو آواز دیتے ہوئے ساتھ میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

دادی! چھت سے ٹاپ کر آیا ہے۔" پانی لاتی منسا نے کہا۔تو آہل نے اسے گھورا۔" وہ جواباً کندھے اچکا گئی۔

تو نہیں باز آنے والا۔"اس سے پہلے کے دادی مزید کچھ کہتیں وہ کام کا کہہ کر" نکل گیا۔

•••••••••••••••

اسنے واٹس ایپ کھولتے ہوئے "ہم شاہکار" کے نام کے گروپ پر "سی ایل (CL) " لکھ کے بھیجا۔ پھر اپنے گھر کی دیوار ٹاپتے ہوئے صارم کے گھر پہنچا اور وہاں سے دیوار ٹاپتے ہوئے منسا کے گھر۔ جس کے باغیچے کے پچھلے حصے میں ایک چھوٹا سا کمرا تھا۔ کمرے کے باہر کی طرف دیوار کے ساتھ قطار در قطار چند گملے رکھے تھے۔ اس نے تیسرے گملے کے نیچے سے چابی نکالی اور دروازے کا لاک کھولتے ہوئے اندر بڑھا۔

اندر دروازے کے علاوہ باقی تینوں دیواروں کے ساتھ صوفے رکھے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک میز تھا۔ دروازے والی دیوار پہ ایک بڑا سا وائٹ بورڈ آویزاں تھا۔ کونے پہ ایک چھوٹا سا ٹیبل پڑا تھا جس پہ کئی بورڈ مارکر اور ڈسٹر پڑے تھے۔ اپنے

تمام کارناموں کی منصوبہ بندی وہ یہیں کرتے تھے۔باقی دیواروں پہ ان پانچوں کی پیدائش سے لے کر اب تک کی کئی تصاویر چسپاں تھیں۔اس کے علاوہ رباب کی بنائی ہوئی پینٹنگز بھی جگہ جگہ آویزاں تھیں۔ایک طرف ایک بک رکھا تھا جس پر بے ترتیبی سے کچھ کتابیں اور اخبارات پڑے تھے۔

اس کے جائزہ لیتے ہی باقی چاروں بھی ادھر پہنچ گئے۔تو ان کی میٹنگ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پیپرز ختم ہو گئے ہیں۔اس لیے اب ہمیں جلد از جلد کوئی پلان بنانا ہے۔" شاہکار کے لیڈر آہل نے منسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پیپرز ہی ختم ہوئے ہیں۔پریکٹیکل رہتے ہیں۔" شاہکار کی سب سے معصوم اور ذہین لڑکی منسا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔وہ بلاشبہ ایک ذہین طالبہ تھی اور پڑھنا اسے

بہت پسند بھی تھا لیکن دنیا بھر کے تمام دوسرے طالب علموں کی طرح اس کی بھی پیپر دینے سے جان جاتی تھی۔

"جہاں تم نے اتنے پیپرز دے لیے ہیں۔ وہاں یہ تین چار پریکٹیکلز بھی دے دینا۔" یہ تھی شاہکار کے لیڈر آہل کی بہن رباب۔ جس کا پسندیدہ مشغلہ پینٹنگ تھا اور پڑھائی سے اسے کچھ خاص قسم کا بیر تھا۔ اس کی خاص بات یہ تھی کہ وہ کسی کو بھی کسی بھی بات کے لیے راضی کر سکتی تھی محض باتوں سے۔

www.novelsclubb.com

موٹیویٹ بھی کون کر رہا ہے؟ جس کو پڑھائی سے ہی نفرت ہے۔ ہاہاہا۔ "عشال" نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ عشال، شاہکار کی ایک اور شاہکار، صارم کی بہن، ہر معاملے کی خبر رکھنے والی، ہر کسی کے راز و نیاز سے واقف ایک بہترین اسٹاکر۔

"میرا خیال ہے۔ ہم جو کام کرنے آئے ہیں وہ کر لیں۔" شاہکار کا آخری حصہ، کراٹے ایکسپرٹ، چل رہنے والا اور کسی حد تک سنجیدہ انسان، صارم۔

ہاں ! اب غور سے سنو سب میری۔۔۔۔۔۔"آہل نے کہتے ہوئے ان چاروں کو" اپنی جانب متوجہ کیا اور اپنا پلان بتانا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ بولتا جا رہا تھا منسا کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔

. . . . . . . . . . . . . . . . . .

www.novelsclubb.com

گلی نمبر چوبیس میں سب سے آخری گھر منسا کا تھا۔ وہ اپنی والدہ سلمہ بیگم اور والد یوسف صاحب کی اکلوتی اولاد تھی۔ اور اس گھر میں اپنے ماں باپ اور دادی کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے گھر کے باغیچے میں ایک چھوٹے سے کمرے کو" کرائم لینڈ "کا نام دیا گیا تھا۔ اس کو اس حلیے میں لانے کا سارا کام بھی اسی نے کیا تھا۔ منسا ابھی میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہوئی تھی اور عید کے بعد اس کے پریکٹیکلز تھے۔

اسکے ساتھ والے گھر میں صارم اور عشال اپنے ماں باپ یعنی منسا کے ماموں ممانی عائشہ بیگم اور یعقوب صاحب کے ساتھ رہتے تھے۔صارم اس وقت یونیورسٹی کے پہلے سال میں تھا اور فزکس پڑھ رہا تھا جبکہ عشال بی ایس انگلش کے دوسرے سال میں تھی۔پڑھائی کے ساتھ صارم ایک جگہ کراٹے کلاسز بھی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور صارم کے ساتھ والے گھر میں آہل اور رباب اپنے ماں باپ نرمین بیگم اور فاروق صاحب کے ساتھ رہتے تھے۔آہل،صارم کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا لیکن وہ کامرس کر رہا تھا اور رباب،عشال کے ساتھ اسکے بے حد مجبور کرنے پر بی ایس انگلش پڑھ رہی تھی۔اسے پینٹنگز کے علاوہ کچھ بھی کرنا پسند نہیں تھا۔ہاں اپنے گینگ کے ساتھ مل کر لوگوں کو تنگ کرنا ایک الگ چیز تھی۔

بچپن سے ہی ان پانچوں کی کافی گہری دوستی تھی۔ عمروں کا فرق بھی کبھی دوستی کے درمیان نہیں آیا تھا۔ ہر وقت یہ ایک دوسرے کے گھروں میں مٹر گشت کرتے رہتے تھے۔ باقی سب تو پھر بھی سیدھے راستے سے آجایا کرتے تھے لیکن آہل سے ایسی امید لگانا غلط تھا۔ وہ یا تو دیوار ٹاپتے تھا یا چھت۔ منسا کے علاوہ وہ چاروں تقریباً ایک ہی سوچ رکھنے والے، پڑھائی سے نفرت کرنے والے، گھر کے کاموں سے جان چھڑانے والے اور ایک ہی جیسے کارنامے کرنے والے تھے۔ ان سب سے الگ دوسروں کا خیال رکھنے والی، پڑھائی سے محبت کرنے والی، گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے والی منسا ان کے ایک ایک راز سے واقف تھی۔ گلی میں ہونے والا کوئی بھی کارنامہ یا گلی نمبر تئیس والوں سے کسی بھی قسم کی لڑائی کے پیچھے ہمیشہ وہ چار ہی ہوتے تھے۔ اور اس بارے میں ان چاروں اور منسا کے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ گلی نمبر تئیس سے گلی نمبر چوبیس کا جو چھتیس کا آکڑا تھا اس کی وجہ یہ شاہکار تھے۔ اسکی وجہ تھے آہل کے مرحوم دادا اور ان کے مرحوم بھائی جو خود تو اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے مگر ان میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والی لڑائی ڈال گئے تھے۔

شروع کے دنوں میں جب دو بھائی احمد اور محمود صاحب اس محلے میں نئے آئے تو محمود صاحب نے گلی نمبر تئیس میں گھر بنایا اور احمد صاحب نے محلے کی آخری گلی، گلی نمبر چوبیس میں۔ پہلے تو سب ٹھیک تھا لیکن جس دن آہل نے جنم لیا تھا اسی دن اس لڑائی کی شروعات ہوئی تھی۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ آہل کے دادا احمد صاحب اور اسجد کے دادا محمود صاحب دونوں ہی الیکشن کے لیے کھڑے ہو گئے تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو پیچھے ہٹنے کا کہا لیکن کوئی بھی پیچھے نہ ہٹا۔ اور الیکشن دونوں ہی ہار گئے۔ بعد میں بھی وہ ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہوتے رہے اور جو جتنی

www.novelsclubb.com

بری طرح سے ہارتا تھا اس کا اتنی ہی بری طرح سے مذاق اڑایا جاتا۔ ان کے مرنے کے بعد بھی آج تک یہ ریت یوں ہی چلتی آ رہی تھی۔

.................

"اوئے ادھر آؤ میرے راج دلارے۔ چل جتنا کھانا ہے کھا لے آج ہی۔ پھر تو نے قربان ہو جانا ہے۔" آہل اپنے گھر کے باہر بکرے کو چارا کھلا رہا تھا ساتھ ہی اس سے گفت و شنید میں بھی مصروف تھا۔ یوسف صاحب اپنی بائیک پہ گلی میں داخل ہوئے۔ جب صارم ہاتھ میں نیوز پیپر پکڑے ہوئے اونچی آواز میں پڑھتا ہوا اس کے پاس آیا: "کراچی میں ایک آپریشن کے دوران مریض کی موت، گھر والوں نے ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ درج کر دیا۔"

ڈاکٹر لفظ سنتے ہی یوسف صاحب کے کان کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا پڑھ رہے ہو؟"آہل نے اخبار اس کے ہاتھ سے کھینچا۔"

"وہی جو اخبار میں لکھا ہے۔"

بیٹا کیا لکھا ہے اخبار میں؟"اپنے گھر کو جاتے یوسف صاحب بھی اب وہیں رک" گئے تھے۔

انکل! کراچی میں آپریشن کے دوران ایک پیشنٹ کی ڈیتھ ہو گئی تھی تو اس کے" گھر والوں نے ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر کٹوادی بلکہ ڈاکٹر کو اریسٹ بھی کیا گیا اور جرمانہ بھی دینا پڑا۔"آہل نے تفصیلات پڑھتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

کیسا زمانہ آگیا ہے؟اب لوگ ڈاکٹروں کو بھی نہیں بخشتے ہیں۔ چچ چچ۔"صارم نے" افسوس کرتے ہوئے کہا۔

ہاں یار! اب تو ڈاکٹروں کی کوئی عزت ہی نہیں رہی۔ایک وقت تھا جب لوگ" قدر کرتے تھے ڈاکٹروں کی۔انھیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔آج کے زمانے

میں تو اپنا ملازم ہی سمجھا ہوا ہے۔" آہل نے بھی بڑے بوڑھوں کی طرح اپنا تجزیہ پیش کیا۔

اچھا بیٹا! میں پھر گھر چلتا ہوں۔" یوسف صاحب چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے" اپنے گھر کی جانب بڑھ دیے۔

پیچھے وہ دونوں چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے راج دلارے کو چارا کھلانے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

. . . . . . . . . . . . . . . . . .

منسا بیٹا! کھانا لگا دو آپ کے بابا آ گئے ہیں۔" وہ اپنی پریکٹیکل کاپی بنانے میں" مصروف تھی جب سلمہ بیگم نے آواز لگائی۔

السلام علیکم بابا!"۔وہ کاپی بند کرتے ہوئے اٹھی اور لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا۔

انھوں نے سلام کا جواب دیا تو وہ کچن چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے برتن لا کے رکھنے شروع کیے۔جب وہ اپنی ماں کے ساتھ کھانا رکھ چکی تھی تو کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھی۔

یوسف!اس بار عید پر تیری تینوں بہنوں نے آنا ہے۔ان کی خاطر مدارت میں" کوئی کمی نہ چھوڑنا۔"دادی نے یوسف صاحب سے کہا۔

آپ بے فکر رہیں امی! پہلے کبھی کوئی کمی چھوڑی ہے کیا؟"یوسف صاحب تین" بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے۔تینوں شادی شدہ بہنیں لاہور میں ہی مقیم تھیں جو وقتاًفوقتاًان کے گھر آتی رہتی تھیں۔

. . . . . . . . . . . . . . . . .

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ اب تو پیپرز بھی ختم ہو گئے۔ اب کیوں منہ سجایا ہوا ہے؟""

رباب نے کب سے خاموش بیٹھی منسا کو کشن اٹھا کے مارا۔

اس وقت رباب اور عشال، منسا کی طرف موجود تھیں۔ آئیں تو وہ دونوں چاند رات پہ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنے تھیں مگر اس کو خاموش دیکھ کر ان سے رہا نہیں جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہی تو مسئلہ ہے کہ سب کو لگتا ہے پیپرز ہو گئے تو کہانی ختم۔ پر پریکٹیکلز بھی ہوتے ہیں۔ نہ ہی بورڈ والوں کو کچھ عقل ہے۔ جب عید سے پہلے پیپرز لے لیے تھے تو پریکٹیکلز بھی لے لیتے ناں۔ سر پہ سولی کی طرح لٹکے ہوئے ہیں۔ اوپر سے عید کے چوتھے دن پہلا پریکٹیکل ہے۔" اس نے بھڑاس نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ۔ ہم کیا کریں؟ بورڈ کے دفتر کو آگ لگا نہیں سکتے۔ اس لیے اس کے علاوہ کچھ بتانا۔" عشال نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے؟ کل عید ہے اور تینوں پھپھو آ رہی ہیں۔ عید کے فوراً بعد پریکٹیکلز ہیں۔ میری کاپیز بھی نہیں بنیں۔ جیسے ہی بنانے لگتی ہوں کوئی بلا لیتا ہے۔" اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا۔

"او کے یار! ہمیں دو ہم بنا دیتے ہیں کاپی۔" رباب نے رسان سے کہتے ہوئے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

"میری جگہ یاد بھی تم لوگ ہی کر لینا اور پریکٹیکل بھی دے آنا۔" اسے خود محنت کر کے بنانی تھی اپنی کاپی تاکہ وہ یاد بھی کر لیتی۔ چار سالوں کا فرق ہونے کے باوجود بھی تم ہی کہا کرتی تھی۔ بچپن میں ایک بار آپ کہنے کی غلطی کی تھی جس پر وہ چاروں اس سے ایک ہفتہ ناراض رہے تھے۔

"اچھا کام کا مسئلہ ہے ناں۔ ہم مل کے کر لیں گے۔ تم اپنی کاپیز بنانا۔" عشال نے وہ مسئلہ بھی حل کیا۔

www.novelsclubb.com

ویسے تمہارے پھوپھیوں کو چین نہیں ہے۔ ہر عید پہ آجاتی ہیں۔" رباب کو" اعتراض ہوا اور وہ خاموش کہاں رہ سکتی تھی۔

ان کے بھائی اور امی کا گھر ہے۔ ان کی مرضی جب مرضی آئیں۔ بس کام آپ" لوگ کریں گے۔" گویا حمایت کی ہو۔

ٹینشن ہی نہ لو۔ چلو آؤ مہندی لگاتے ہیں۔"عشال نے گارنٹی دی اور ساتھ ہی" مہندی کی پیشکش بھی کی۔ ان میں سب سے اچھی مہندی رباب کو لگانی آتی تھی۔ اس کی وہ عید کے دنوں پہ کمائی بھی کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر۔۔۔" اسنے اعتراض کرنا چاہا مگر آگے سے بات ہی کاٹ دی گئی۔"

"کوئی اگر مگر نہیں چپ کر کے مہندی لگاؤ۔ پھر صبح عید ہے۔"

یار! کل تو گھر سے ملنا ہی مشکل ہو جائے گا۔ جتنا خون ہونا ہے گلی میں۔" عشال" نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد سلمہ بیگم اس کے کمرے میں جوس ٹرے میں رکھ کر لائیں۔

یہ لو بچوں۔پہلے جوس پی لو۔"ان کو دیکھتے ہی عشال نے موبائل کھولا اور سکرول" کرنے لگ گئی۔

توبہ توبہ ان لوگوں کو تو اللہ ہی ہدایت دے۔"سکرول کرتے ہوئے اس نے" ایک جگہ پہ سکرولنگ روکتے ہوئے بلند آواز میں تبصرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا بیٹا؟سب خیریت ہے؟"انھوں نے پریشانی سے پوچھا۔"

بس پھپھو!کچھ دنوں پہلے ایک ڈاکٹر نے خودکشی کر لی ہے۔"عشال نے انتہائی" افسوس سے کہا۔

ہائے اللہ!کیوں؟"سلمہ بیگم نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔"

"بس مریضوں کا علاج کرتے کرتے خود ڈپریشن اور انزائٹی کا مریض بن گیا۔"

ایک تو ڈاکٹروں کی پڑھائی بھی اتنی مشکل ہوتی ہے۔ ساری ساری رات پڑھنا پڑتا" ہے پھر کہیں جا کے بس ٹھیک نمبر آتے ہیں اور آنکھوں پہ موٹا سا چشمہ الگ لگ جاتا ہے۔" رباب نے جوس کا آپ لیتے ہوئے اپنا حصہ ڈالا۔

ہاں ناں! پھر کیا فائدہ اتنی محنت کا جب اینڈ پہ خودکشی ہی کرنی ہے۔" عشال نے" اپنے تئیں ڈاکٹروں کی اہمیت ہی دوکوڑی کی کر دی تھی۔ پھر تاسف سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا یا۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کی اس زبردست ایکٹنگ پر منسا کے لبوں کو ایک دلکش مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

اچھا بچوں تم لوگ مہندی لگاؤ۔ میں چلتی ہوں۔" سلمہ بیگم کہتے ہوئے کمرے" سے باہر چل دیں۔

. . . . . . . . . . . . . . .

یوسف صاحب! آپ کو پتہ ہے ایک ڈاکٹر نے خود کشی کر لی ہے۔" سلمہ بیگم نے" منسا کے کمرے سے باہر آتے ہی لاؤنج میں بیٹھے یوسف صاحب سے کہا۔

اللہ معاف کرے۔ صبح بچے کوئی خبر پڑھ رہے تھے کہ ایک ڈاکٹر کے خلاف" مریض کے گھر والوں نے مقدمہ درج کر دیا کہ آپریشن کے دوران مریض مر گیا تھا۔" یوسف صاحب نے بھی انھیں ہولناک خبر سنائی۔

www.novelsclubb.com

یہ زمانہ کدھر جا رہا ہے؟ ہمارے دور میں تو ڈاکٹروں کی اتنی تعظیم ہوتی تھی۔ اب" تو میڈیکل کی تعلیم ہی اتنی مشکل کر دی ہے کہ ساری رات بھی پڑھتے رہو۔ تب بھی مشکل سے ڈاکٹر بنتے ہیں۔" سلمہ بیگم نے حیرت سے کہا۔

میرا خیال ہے۔ ہمیں اپنی بیٹی کے لیے کچھ اور سوچنا چاہیے۔" انھوں نے تجویز" دی۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔ مشورہ کرتے ہیں کسی سے۔" انھوں نے بھی فوراً" حمایت کی۔

اندر منسا کے کمرے سے کان لگائے کھڑی عشال اور رباب نے بیڈ پہ مضطرب بیٹھی منسا کو تھمز اپ کا اشارہ کیا۔ اس نے موبائل پہ "ہم شاہکار" نامی واٹس ایپ گروپ کھولتے ہوئے "ڈن" کا میسج کیا۔

www.novelsclubb.com

سلمہ بیگم اور یوسف صاحب روایتی ماں باپ تھے۔ ذہین اور اکلوتی بیٹی کو لے کر ان کے بہت سے ارمان تھے۔ دوسرے کئی روایتی ماں باپ کی طرح ان کی بھی خواہش تھی کہ ان کی بیٹی ڈاکٹر بنے۔ اس کا فیصلہ تو اس کے پیدا ہوتے ہی کر دیا گیا تھا۔ شروع سے اس کا ہر فیصلہ وہ خود ہی کرتے آئے تھے۔ اور وہ بھی ہر بات خوشی خوشی مان لیتی تھی۔ لیکن یہاں بات اسکے خواب کی تھی اور ان چاروں نے اسے

اس کے اکلوتے خواب پر گواپ نہیں کرنے دیا تھا۔ماں باپ تو ان چاروں کے بھی روایتی تھے مگر وہ چاروں پیدا ہی روایتیں توڑنے کے لیے ہوئے تھے۔

انھوں نے پہلا مرحلہ طہ کر لیا تھا۔مقصد سے ہٹانا۔اگلا مرحلہ نیا مقصد سامنے لانے کا تھا۔آخری اس پہ قائم رکھنے کا۔

www.novelsclubb.com

.................

عید کی روشن صبح کا آغاز ہوا۔سورج کسی حد تک بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔غرض کہ موسم سہانا تھا۔سب مرد حضرات عید کی نماز ادا کرنے محلے کی مسجد میں گئے تھے۔ عورتیں اور لڑکیاں اپنے گھروں میں تیار ہو رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد مردوں کے آتے ہی قصائی نے بھی آجانا تھا اور قربانی شروع ہونی تھی۔ جس سے گلی میں ہر جگہ خون اور اس کی بدبو نے پھیل جانا تھا۔ اسی لیے رباب اور عشال تیار ہوتے ہی منسا کی طرف آگئی تھیں۔

رباب نے گہرے سبز رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی۔ اسکے ساتھ میچنگ سینڈل اور سٹالر کو بائیں کندھے پہ لٹکایا ہوا تھا۔ لمبے کھلے بال کمر پہ بکھرے ہوئے تھے۔ وہ بلا شبہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عشال نے جامنی رنگ کی گھیر دار فراک کے ساتھ سفید کھلا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ گلے میں ہم رنگ دوپٹہ کو مفلر کی طرح ڈالا ہوا تھا۔ جبکہ بالوں کو کرل کر کے خوبصورت ہئیر اسٹائل بنایا گیا تھا۔ وہ بھی حد درجہ پیاری لگ رہی تھی۔

منسا نے نیلے رنگ کی قمیض کے ساتھ پٹیالہ شلوار پہن رکھی تھی۔ ہم رنگ دوپٹے کو گلے میں پیچھے کی طرف ڈالا تھا۔ بالوں کو دونوں کندھوں پر آگے کی طرف کیا تھا۔اپنی جگہ وہ بھی پری لگ رہی تھی۔

ایک دوسرے سے عید ملنے کے بعد رباب بولی: "منسا! ہم نے آنٹی سے بات کرلی ہے۔ تم اپنے کمرے میں بیٹھ کے پڑھنا۔ ہم لوگ باقی کے کام دیکھ لیں گے۔ بس تم ایک بار آ کے سب مہمانوں کو سلام کرلینا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں ! ڈونٹ وری۔ میں آجاؤں گی۔ باقی تھینک یو سو مچ۔" منسا نے تشکر سے کہا تو عشال نے کھینچ کے ایک تھپڑ اس کی کمر پہ رسید کیا۔

کرلو تم۔ بس یہی کسر رہ گئی تھی۔ آج تم نے ہمارے ساتھ سوتیلوں والا جو سلوک کیا ہے ناں۔ اسکا بدلہ تو تمہیں چکانا پڑے گا۔" عشال کی اوور ایکٹنگ شروع ہو چکی تھی۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ خیر اتنا سج سنور کے کام کیسے کرنے ہیں تم لوگوں نے۔""""

اگر وہ مزید دیتی تو ایک تھپڑ اور لگ جانا تھا۔اس لیے بات کا رخ بدل دیا۔

"وہ آج ہماری شرط لگی ہے۔ کام ختم کرنے کے بعد جو زیادہ بری حالت میں ہوگا۔ رات کی آئسکریم کے پیسے دے گا۔اور تم بھی تیار رہنا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ رات کو ہم شاہکاروں نے آئسکریم کھانے جانا ہے۔"رباب نے بتایا تو اس نے سر ہلا دیا۔

"اچھا۔میں اور رباب، آنٹی کے ساتھ مل کر کھانا بنانے کا کام کر لیں گے۔ویسے بنانا تو کچھ نہیں آتا لیکن چلو تمہارے لیے۔اور آہل برتن دھو لے گا۔ ٹیبل پہ کھانا رکھنے اور اٹھانے کا کام صارم کا۔تب تک تم کوشش کرنا سارا ہی کام کر لو تا کہ ہمارے باقی کے دن آسان گزرے۔"عشال نے ہدایات دی۔ پھر وہ تینوں اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

. . . . . . . . . . . . . . . .

کچھ دیر بعد جب قربانی ہو گئی تو مہمانوں نے بھی آنا شروع کر دیا تھا۔سب مردوں نے گلی میں اپنے جانوروں کی قربانی کروائی۔راج دلارے کی قربانی پہ آہل نے خوب آنسو بہائے تھے۔کریم چچا نے صارم کو اسے اندر لے جانے کا کہا۔وہ اپنے یا آہل کے گھر لے جانے کی بجائے اسے منسا کے گھر لے آیا۔افسوس تو اسے ہوا تھا راج دلارے کی گردن پہ چھری پھرنے کا مگر اتنا بھی نہیں کہ وہ بیٹھ کے روتا۔اور ابھی تو اسے برتن بھی دھونے تھے۔

گھر پہ داخل ہوتے ہی ان دونوں کا سامنا شاہزین سے ہوا تھا۔وہ منسا کی بڑی پھپھو کا بگڑا ہوا بیٹا تھا۔خاندان بھر میں سب کا لاڈلہ۔خاص طور پہ اپنی نانی یعنی منسا کی دادی کا۔

www.novelsclubb.com

اسے دیکھتے ہی ان دونوں کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ عید کے اس پر مسرت موقع پر ان دونوں نے تمام جزبات کو ایک طرف رکھتے ہوئے خوشدلی سے اس سے سلام کیا اور عید ملی۔ جواباً اس نے بھی اتنی ہی گرمجوشی دکھائی۔ پھر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"عید مبارک!" صارم اور آہل نے باآواز بلند سب کو مبارکباد دی۔"

سب نے خیر مبارک کہا تو وہ دونوں دادی کے پاس گئے اور اپنا سر ان کے آگے کیا۔

انھوں نے شفقت سے دونوں کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

دونوں کچن میں چلے گئے۔ جہاں وہ تینوں لڑکیاں موجود تھیں۔

یہ ٹھیک ہے تمہارا۔ جب خود ہی کام کرنا تھا تو ہمیں کیوں بلایا ہے۔ جاؤ جا کے پڑھو اپنا۔" صارم نے غصے سے منسا سے کہا تو وہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گئی۔

تھوڑی شرم کر لے۔ کیوں اس بیچاری کو تنگ کر رہا ہے؟" آہل نے اسے سنایا۔"

کبھی تو خیال کر لیا کرو صارم۔ اسے ڈانٹنے کے لیے اسکے دوسرے رشتے دار کم ہیں" کیا جو تم بھی اسے ڈانٹتے ہو؟" رباب نے بھی اسے سنائی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے؟ ڈانٹا تھوڑی ہے میں نے اسے۔ صرف ایک بات کہی۔" اس نے" وضاحت دی۔

تو آرام سے بھی کہہ سکتے تھے ناں۔" عشال کیوں نہ بولتی۔"

اچھا بھئی معاف کر دو۔ ہو گئی غلطی۔ کہو تو اس سے بھی معافی مانگ لوں۔" اس" نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

نہیں اب ضرورت نہیں ہے۔پڑھنے دو اسے اور وہ کونسا کمرے میں بیٹھ کے رو رہی ہو گی۔" آہل نے کہا۔

وہ چاروں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے اور اس کے خواب بدلے بھی لیتے تھے لیکن منسا کے معاملے میں کچھ بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

..............

عشال اور رباب اپنے حصے کے کام کر کے منسا کے پاس موجود تھیں۔ مہمان بھی جا چکے تھے۔صارم برتن سمیٹ کے آہل کے پاس کچن میں رکھ رہا تھا اور وہ برتن دھونے میں مشغول تھا۔

شیلف پہ پڑے گلاس کو کہنی لگی اور وہ زمین بوس ہوتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا۔

یہ کیا کر دیا؟ برتن بھی نہیں دھونے آتے تمہیں۔"ٹوٹا ہوا گلاس دیکھتے ہوئے" صارم بول پڑا۔

یار! آنٹی کو نہ بتائی۔ میں نیا گلاس لا دوں گا۔"اس نے بیچاری سی صورت بناتے" ہوئے کہا۔

"تبھی باہر سے سلمہ بیگم بولیں: "کیا توڑا ہے؟

پھپھو! میری ایک صاحب سے ملاقات ہوئی ہے ابھی۔ وہ کچھ کہہ رہے ہیں۔""" اس نے ترس نہ کھاتے ہوئے کچن سے ہی آواز لگائی۔

کون صاحب؟ کیا کہہ رہے ہیں؟"انھوں نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

ٹوٹا ہوا گلاس ہوں میں۔"اس نے مزے سے کہتے ہوئے باہر دوڑ لگائی۔"

www.novelsclubb.com

سلمہ بیگم اب کچن میں آ چکی تھیں اور اپنے جہیز کے سیٹ کا ٹوٹا ہوا گلاس دیکھ کر آہل کو گھورا۔

"یہ کیا کیا ہے؟ میرے جہیز کا تھا۔"

و۔۔وہ آنٹی! ٹوٹنے والی چیز تھی ٹوٹ گئی۔ میں آپ کو نیا لا دوں گا۔" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔ کتنی ہی بار وہ منسا کے منہ سے سن چکا تھا کہ سلمہ بیگم کتنا بڑا ڈانٹتی تھی۔ یہ پہلی بار تھا کہ اسے سلمہ بیگم سے ڈانٹ پڑنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں! ٹوٹنے والی چیز تھی۔۔۔۔بس منسا کو تم لوگ کچھ نہ کرنے دینا۔" اس کے بعد اسے کافی دیر تک ڈانٹ سننی پڑی۔ ل ظاہر تو وہ خاموشی سے ڈانٹ سن رہا تھا لیکن دل ہی دل میں اس نے صارم کو خوب گالیوں سے نوازا تھا۔

اب میں نے کچھ نہیں سننا ہے۔ چلو اٹھو آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔" آہل سارے برتن دھونے اور ڈانٹ سننے کے بعد ان چاروں کے پاس موجود تھا۔

ہاں یار! جلدی چلو۔ واپس آ کے امی سے ڈانٹ بھی کھانی ہے۔" رباب نے کہا۔

مجھے بھی۔ ایک تو پورا دن گھر سے باہر رہی ہوں۔ اوپر سے امی کو یہ بھی پتہ چل گیا" ہے کہ میں نے یہاں آ کے کام کیے ہیں۔ جبکہ گھر میں تو کسی چیز کو ہاتھ ہی نہیں لگاتی میں۔" عشال نے بھی اپنا رونا رویا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں تو یہ چڑیل اٹھ کے خود پانی بھی نہیں پیتی ہے۔" صارم نے اس کی تعریف کی۔

اچھا میرے بھائیوں اور بہنوں اب چلیں۔ یا یہیں پر کھڑے رہ کہ کھانی ہے" آئسکریم۔ اور زیادہ بہتر حالت میں تو صارم ہے مطلب بل صارم نے دینا ہے۔" منسا کہتی ہوئی انکو لے کر باہر کی جانب چلی گئی۔ اجازت وہ پہلے ہی لے چلے تھے۔

پھر وہ شاہکار گلی میں آگے پیچھے چلتے ہوئے آئسکریم کھانے جارہے تھے۔اب گلی بہت حد تک صاف ہوچکی تھی۔چلتے ہوئے گلی نمبر تئیس آگئی۔

آہ! شریکوں کی گلی آگئی ہے۔اب پتہ نہیں میں یہاں سے زندہ سلامت چلے بھی جاؤں گا یا نہیں۔" چلتے ہوئے آہل کی زبان بھی اپنے جوہر دکھانا شروع ہوگئی تھی۔

لڑائی تو تمہارے دادا نے ہی ڈالی تھی۔ورنہ پہلے تو سب ٹھیک تھا۔" صارم کی" زبان میں کھیلی ہوئی۔اور حیرت انگیز طور پر اسنے کوئی جواب نہ دیا۔

www.novelsclubb.com

کون آئسکریم لے کر وہ لوگ اسی طرح پیدل چلتے ہوئے آرہے تھے۔اور ساتھ ساتھ اپنی آئسکریم بھی کھارہے تھے۔جب آہل نے کہا: "کل دوسرا اسٹیپ لینا ہے "اور پھر تیسرا۔پھر امید کے مطابق ہم لوگ اپنے پلان میں کامیاب ہوجائیں گے۔

دوسرے سٹیپ کے لیے یعقوب انکل سے بات ہوگئی ناں۔کیونکہ ان سے زیادہ" بہترین طریقے سے اور کوئی بھی یہ کام نہیں کرسکتا۔" رباب نے پوچھا۔

ہاں میں نے بابا سے بات کرلی ہے۔وہ راضی ہیں۔"عشال نے کہا۔"

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے مگر تم لوگوں کو نہیں لگتا کہ لاسٹ سٹیپ غلط ہے۔"منسا" نے دھیمے لہجے میں کہا۔

کوئی غلط نہیں ہے۔اور تمہارا کام ہو رہا ہے ناں تم چپ کر کے رہو۔"رباب نے" خاموش کروادیا۔

دیکھو منسا! میرے کام کے کچھ اصول اور طریقے ہیں۔کسی سے بھی کوئی کام" کروانے کے لیے تھری سٹیپس بہت ضروری ہوتے ہیں۔پہلا مقصد سے ہٹانا، دوسرا نئے مقصد پہ لانا اور تیسرا اس پہ قائم رکھنا۔اور جب تک تھرڈ اینڈ لاسٹ سٹیپ صحیح سے نہیں ہوتا ہے۔تب تک کامیابی نہیں ملتی۔"آہل نے اس کو سمجھایا۔

پھر کافی دیر سے خاموش چلتے صارم سے پوچھا:"خیریت ہے؟ صارم! کافی دیر سے خاموش ہو۔"

www.novelsclubb.com

نہیں بس ایسے ہی پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔ گھر چلو۔" اسنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے" ہوئے کہا تو وہ سب جلدی جلدی چلنے لگے۔

. . . . . . . . . . . . . . . .

یہ عید کے دوسرے دن کی صبح تھی۔ آہل اور صارم کے گھر والوں کی منسا کی طرف دعوت تھی۔ صارم تو آ نہیں سکا تھا کہ کل رات آئسکریم کھانے کے بعد اس کا پیٹ خراب ہو گیا تھا۔ ابھی وہ اپنے بستر پہ لیٹا سو رہا تھا۔

بھائی صاحب! کوئی اچھی سی فیلڈ تو بتائیں۔ جس میں ہم منسا کا داخلہ کروائیں۔"" کھانے کے دوران سلمہ بیگم نے اپنے بھائی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

بھئی فیلڈز تو بہت ہیں لیکن میرا مشورہ مانو تو ابھی انجینئرنگ کرواؤ۔ بعد میں" آرکیٹیکچر کروا دینا۔ اسکا انٹرسٹ بھی ہے اور فیلڈ بھی اچھی ہے۔" انھوں نے اپنے تیئں صارم اور عشال کی بتائی گئی بات اپنے الفاظ میں ان تک پہنچائی۔

یعقوب صاحب ان لوگوں میں سے تھے جو بچوں کی مرضی کو فوقیت دیتے تھے۔

ویسے انکل! آپ کو پتہ ہے۔ پرسوں الیکشن ہے ناں تو اسجد کے فادر کھڑے ہو" رہے ہیں اور وہ ایک بہت بڑے آرکیٹیکچر ہیں۔" آہل نے بتایا۔

www.novelsclubb.com

کوئی بھی کھڑا ہو جائے۔ اس بار الیکشن تو ہم نے ہی جیتنا ہے۔" فاروق صاحب" نے کہا۔

یہ الیکشن کی لڑائیاں ان میں اب تک چلتی آرہی تھیں۔ احمد اور محمود صاحب کے بعد ان دونوں کے بیٹے الیکشن میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑے تھے۔

"ہاں آپ کی بات تو ٹھیک ہے مگر پھر بھی وہ بہت کام کروا رہا ہے خوشحال پورہ میں۔ بہت سارے لوگ اسکے حمایتی ہیں۔ پچھلی بار تو ہم جیت گئے تھے مگر اس بار اس کے سپورٹرز زیادہ ہیں۔" یوسف صاحب نے حقیقت بتائی۔

"کوئی نہیں کام تو ہم نے بھی بہت کیے ہیں۔ اور اس بات زیادہ کھالیں بھی ہمارے پاس ہی جمع ہوئیں ہیں۔ یہ لوگوں کا ہم سے پیار نہیں تو اور کیا ہے؟" فاروق صاحب نے اپنی کامیابی بتائی۔

www.novelsclubb.com

اسکے بعد وہاں ایک طویل سیاسی گفتگو شروع ہو چکی تھی۔ اس لیے شاہکار اپنا کھانا مکمل کر کے پیچھے صوفوں پہ بیٹھے آپس میں مگن تھے۔

"صارم کیوں نہیں آیا؟" رباب نے صارم کی غیر حاضری کی وجہ عشال سے دریافت کی۔

کل آئسکریم کھانے کے بعد اس کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔" اس نے طبعیت "
خرابی کا بتایا۔

آئسکریم تو ہم نے بھی کھائی تھی۔" منسا نے کہا۔"

اس کی آئسکریم خاص تھی۔" آہل کہتے ہوئے اٹھا اور کچن کی طرف چلا گیا۔"

مطلب اس، نے میرے بھائی کی آئسکریم میں پیٹ درد کرنے والی گولی ڈالی "
تھی۔" عشال نے صدمے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

.............

الیکشن کی ووٹ کاسٹنگ ہو چکی تھی۔ منسا پریکٹکل دے کر بھی آگئی تھی۔ تھوڑی دیر
میں نتائج کا اعلان ہونے والا تھا۔

کام ہو گیا؟" ماسک پہنے وہ ووٹ کاسٹنگ روم سے باہر نکلا تھا۔ دروازے کے باہر" کھڑے دوسرے لڑکے نے پوچھا۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے۔ اب نکلو یہاں سے۔ اس سے پہلے کہ کوئی آ جائے۔" کہتے ہی دونوں" وہاں سے نکل دیے۔

پھر انھوں نے "ہم شاہکار" پہ ڈن کا میسج کیا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر گزری ہو گی جب عشال نے بھی دن کا میسج کیا۔ مطلب جیت پکی تھی۔

اور کچھ دیر بعد نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ اسجد کے والد احتشام صاحب الیکشن جیت چکے تھے۔ گلی نمبر تئیس میں کامیابی کا شور اٹھا۔ چاروں جانب بینڈ باجے بجنے لگے۔ اگر کہیں کوئی سوگوار فضا چل رہی تھی تو وہ تھی گلی نمبر چوبیس۔

وہ پانچوں کرائم لینڈ میں بیٹھے خوشی منا رہے تھے۔ یہ پہلی بار تھا کہ گلی نمبر چوبیس کی کسی ہار پہ شاہکار خوش تھے۔ ہاں وہ خوش تھے منسا کے لیے۔ انھیں ایک ڈاکٹر کی جگہ ایک آرکیٹیکچر کو جیتوانا تھا۔ اور اس مقصد میں وہ کامیاب ہو گئے تھے۔

بہترین سٹاکر عشال نے انھیں بتایا تھا کہ اس بار بہت سے وہ لوگ جو فاروق صاحب کو یا کسی اور کو ووٹ دیتے تھے وہ احتشام صاحب کو ووٹ دینا چاہتے ہیں۔ بس وہ کشمکش کا شکار ہیں۔ رباب اور عشال نے مل کر ان کو اس کشمکش سے نکال کر احتشام صاحب کو ووٹ دینے پر راضی کیا تھا۔

آہل اور صارم نے عین وقت پہ کاسٹنگ ہاؤس جا کے کچھ ووٹس بدلے تھے۔ بعد میں عشال اور رباب نے تسلی کے لیے ایک بار پھر ان لوگوں سے پوچھا تھا کہ وہ کس کو ووٹ دے کر آئے ہیں جنھیں ان دونوں نے راضی کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور یوں وہ آخری مرحلہ طے کرتے ہوئے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔

وہیں منسا کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے یوسف صاحب سلمہ بیگم اور دادی سے کہہ رہے تھے: "فاروق صاحب کے الیکشن ہارنے کا بہت افسوس ہوا لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ منسا کو میں آرکیٹیکچر ہی بناؤں گا۔ بہت سکوپ ہے اس کا"

www.novelsclubb.com

. . . . . . . . . . . . . . . .

نوٹ: ناول میں ذکر کیے گئے کسی بھی کردار یا علاقے کا تعلق حقیقت سے نہیں ہے۔ کسی بھی قسم کی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی۔)

ختم شد

www.novelsclubb.com